Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ ہفتہ وار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۲ رجب ۱۳۹۰ھ - ۲۶ تبوک ۱۳۴۹ ہش - ۲۶ ستمبر ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۲۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر کاربند رہے اور اسی سے توفیق طلب کرے

عاجزی اختیار کرنے اور خدا سے مدد چاہنے سے انسان خدا کی تجلّیات کا مظہر بن سکتا ہے

"ایک شہر میں پہنچ کر انسان پھر بھی کسی خاص جگہ پر پہنچنے کے واسطے کسی راہبر کا محتاج ہوتا ہے تو کیا دین کی راہ معلوم کرنے اور خدا کی مرضی پانے کے واسطے انسانی ڈھکوسلے کام آسکتے ہیں؟ اور کیا سفلی عقل کافی ہوسکتی ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ خود اپنی راہ کو نہ بتاوے اور اپنی مرضی کے وسائل کے حصول کے ذریعہ سے مطلع نہ کرے تب تک انسان کچھ کر نہیں سکتا۔ دیکھو جب تک آسمان سے پانی نازل نہ ہو زمین بھی اپنا سبزہ نہیں نکالتی گو بیج اس میں موجود ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ زمین کا پانی بھی دُور چلا جاتا ہے۔ تو کیا روحانی بارش کے بغیر ہی روحانی زمین سرسبز ہو جاتی اور بارآور ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ خدا کے الہام کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔ دیکھو یہ جو اتنے بڑے عاقل کہلاتے ہیں اور بڑے موجد ہیں آئے دن تار نکلتی ہے، ریل بنتی ہے اور انسانی عقل کو حیران کر دینے والے کام کئے جاتے ہیں کیا ان کی عقل کے برابر بھی کوئی اور عقل ہے؟ جب ایسے عاقل لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایک عاجز انسان کو جو ایک عورت کے پیٹ سے عام لڑکوں کی طرح سے پیدا ہوا تھا اور اسی طرح عوارض وغیرہ کا نشانہ بنا رہا اور کھانا پینا سب کچھ کرتا ہوا یہودیوں کے ہاتھ سے سُولی پر چڑھایا گیا تھا اس کو خداوند بنایا ہوا ہے اور اس کے کفارہ سے اپنی نجات جانتے ہیں اور ایسی بودی چال اختیار کی ہے کہ ایک بچہ بھی اس پر ہنسی کرے۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ صرف یہی کہ انہوں نے سفلی عقل پر ہی بھروسہ کیا اور ایک کوّے کی طرح نجاست پر گر پڑے۔

دیکھو جب انسان خدا سے مدد چاہتا ہے اور اپنے آپ کو عاجز جانتا ہے اور گردن فرازی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد کرتا ہے۔ ایک مکھی ہے کہ گندگی پر گرتی ہے اور دوسری کو خدا نے عزّت دی کہ سارا جہان اس کا شہد کھاتا ہے یہ صرف اس کی طرف جھکنے کی وجہ سے ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر کاربند رہے اور اسی سے توفیق طلب کرے۔ ایسا کرنے سے انسان خدا کی تجلّیات کا مظہر بھی بن سکتا ہے۔ چاند جب آفتاب کے مقابل میں ہوتا ہے تو اُسے نُور ملتا ہے مگر جُوں جُوں اس سے کنارہ کشی کرتا ہے توں توں اندھیرا ہوتا جاتا ہے یہی حال ہے انسان کا۔ جب تک اس کے دروازہ پر گرا رہے اور اپنے آپ کو اس کا محتاج خیال کرتا رہے تب تک اللہ تعالیٰ اُسے اُٹھاتا اور نوازتا ہے ورنہ جب وہ اپنی قوّتِ بازو پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ ذلیل کیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۵۹ - ۱۶۰)

اخبار احمدیہ

• ایبٹ آباد ۲۴ تبوک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پچھلے دنوں نزلہ، سر درد اور شدید ضعف کی وجہ سے بہت ناساز رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

• جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد ۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو صبح ۷½ بجے کھلے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ بورڈرز کو چاہیئے کہ وہ ۴ اکتوبر کی شام کو ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔ (پرنسپل)

• ۱۲ تبوک مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۷۰ء کو عزیزم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب بنگالی حال امریکہ ابن محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مرحوم سابق مبلغ امریکہ کا نکاح مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ لاہور نے تین ہزار روپیہ مہر پر عزیزہ آصفہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد اسحٰق صاحب لائل پور کے ساتھ پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ظہور احمد (ناظر دیوان) ربوہ

سیکرٹریان تحریک جدید توجہ فرمائیں

مجالس خدام الاحمدیہ نے اپنے اپنے علاقہ میں وصولی کے لئے ہفتہ تحریک جدید (یکم تبوک تا ۷ تبوک بمطابق یکم ستمبر تا ۷ ستمبر) منایا ہے۔ سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس ہفتہ کے نتائج سے جلد از جلد وکالت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

امید ہے کہ سیکرٹریان بلا توقف اس اہم کام کو سرانجام دے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ تبوک ۱۳۴۹ ہش

مشکلات دور ہونے اور آسانیاں پیدا ہونے کی قرآنی راہ

ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنا اور اِس رنگ میں غالب کرنا کہ یہ دنیا سراسر توحید پرستوں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں سے ہی آباد نظر آنے لگے — یہ ہے وہ عظیم ذمہ داری جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ ایسی کمزور اور بے بضاعت جماعت کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے لیکن ساتھ ہی اسے یہ بشارت بھی دی گئی ہے کہ اگر وہ مقدور بھر کوشش میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے گی تو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اُسی کی دی ہوئی توفیق کے نتیجہ میں یہ عظیم الشان کارنامہ جس کا انجام پانا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے اِسی کمزور اور بے بضاعت جماعت کے ہاتھوں انجام پائے گا اور انجام بھی پائے گا اِس شان سے کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہے گی۔

اِس عظیم ذمہ داری کے ضمن میں ہمیں خدا تعالےٰ نے صرف اِس امر کا مکلف ٹھہرایا ہے کہ ہم اپنی استعداد اور طاقت کے مطابق خواہ وہ کتنی ہی محدود کیوں نہ ہو مقدور بھر کوشش کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دیں۔ اگر ہم اپنی کوششوں کو اپنی استطاعت کی آخری حد تک پہنچا کر اپنا فرض ادا کر دکھائینگے تو اللہ تعالیٰ ہماری بظاہر حقیر اور سراسر ناکافی کوششوں میں برکت ڈال کر ان کے عظیم الشان نتائج خود پیدا کرے گا اور اِس طرح خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضل کے نتیجہ میں دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب رونما ہوئے بغیر نہ رہیگا۔

اِن حالات میں سب سے اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسی راہ ہے کہ جس پر چل کر یا وہ کونسا طریقِ عمل ہے کہ جس کو اختیار کر کے ہم اپنی استعداد کی آخری حد تک اپنی جدوجہد کو جاری رکھنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور اِس عظیم کام کی انجام دہی جو ہماری طاقت سے بالا ہے ہمارے لئے آسان ہو سکتی ہے اور ہمیں اِس رنگ میں اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال کا مورد بنا سکتی ہے کہ وہ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں فائزالمرام کر دے۔ وہ خدا جس نے ہمارے کمزور و ناتواں کندھوں پر یہ عظیم ذمہ داری ڈالی ہے اسنے خود اپنے کلامِ پاک میں اُس راستہ کی نشان دہی فرمائی ہے کہ جس پر چل کر ہم منزلِ مقصود پر بآسانی پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ اللیل میں اِس امر کو واضح فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں جب تاریکی پھیل جائے گی تو خدا تعالےٰ اپنے ایک مامور کو مبعوث کر کے اُس تاریکی کو دُور کرنے کا سامان کرے گا۔ اُس وقت کچھ لوگ اُس مامور کے ساتھ مل کر حق کو دنیا میں غالب کرنے کی کوشش کریں گے۔ برخلاف اِس کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو حق کو مٹانے میں اپنا پورا زور صرف کر ڈالیں گے۔ اُس وقت بظاہر اِس امر کا امکان نہیں ہو گا کہ اسلام دنیا میں غالب آسکے۔ لیکن خدا تعالےٰ خود غلبۂ اسلام کی راہ میں حائل مشکلات کو دُور کر کے آسانیاں پیدا کر دے گا۔ البتہ یہ آسانیاں انہی لوگوں کے لئے پیدا کی جائیں گی جو تین باتوں پر سختی سے عمل پیرا ہوں گے۔ وہ تین باتیں کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی۔ (سورۃ اللیل آیات ۶ تا ۸)

یعنی اُس وقت جس نے بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، تقویٰ اختیار کیا اور نیک بات کی تصدیق کی تو اسے ہم ضرور آسانی کے مواقع بہم پہنچائیں گے (یعنی غلبۂ اسلام کی عظیم ذمہ داری نبھانا اس کے لئے آسان کر دیں گے)

اِس آیت میں اللہ تعالےٰ نے تین باتیں بیان فرمائی ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں جو کچھ دیا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یعنی اپنی جان اپنا مال اپنا علم اپنا آرام، اپنے جذبات، اپنی صلاحیتوں الغرض اپنی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار رہو۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تیسرے یہ کہ ہر نیک بات یا نیک کام کی تصدیق میں کبھی پس و پیش نہ کرو۔ اگر تم اِن باتوں پر کماحقہٗ عمل کر دکھاؤ گے تو خدا تعالیٰ تمہارے کام کو تمہارے لئے آسان کر دے گا اور تم بآسانی اپنی منزلِ مقصود پر پہنچنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

الغرض حق و صداقت کو قبول کرنے کے بعد اُس پر مضبوطی سے قائم رہنا، تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی و جانی قربانیاں پیش کرنا اور کرتے چلے جانا — یہ وہ تین باتیں ہیں جن پر سختی سے عمل پیرا رہنے کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے بموجب ہمارے لئے مسلسل آسانیاں پیدا کرتا چلا جائے گا اور غلبۂ اسلام کا کام جو بظاہر مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن نظر آتا ہے کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ اسلام ساری دُنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہے گا۔ اللہ تعالےٰ نے سورۃ اللیل کے آخر (آیات ۱۹ تا ۲۲) میں بھی واضح فرمایا ہے کہ جو شخص بھی تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے مال کو بے دریغ خرچ کرے گا اور محض اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنا اس کا مقصود ہو گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس سے راضی ہو جائے گا جس سے خدا راضی ہو جائے اس کے کامیاب و بامراد اور فائزالمرام ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

پس ہمیں (جن کے ناتواں کندھوں پر اسلام کو دُنیا بھر میں غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے) چاہیئے کہ ہم حق و صداقت پر مضبوطی سے قائم رہتے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے محض حصول رضائے الٰہی کی نیت سے مالی اور جانی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں تاکہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے اور ہمیشہ راضی رہے اور ہمارے کام کو ہمارے لئے آسان کرتا چلا جائے اور ہم غلبۂ اسلام کی اُس عظیم ذمہ داری کو جو ہمارے ناتواں کندھوں پر ڈالی گئی ہے اُسی کے فضل اور اُسی کی تائید و نصرت اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے کماحقہٗ ادا کرنے میں کامیاب ہوتے چلے جائیں اور اس کے حضور میں فائزالمرام ٹھہریں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں قربانی کے متعلق حضور ایدہ اللہ کا ارشاد

"اگر انگلستان کی جماعت اِس مد (نصرت جہاں ریزرو فنڈ) میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن سے دو اڑھائی گنا زیادہ رقم دے سکتی ہے تو میری غیرت اور آپکی غیرت یہ نہیں پسند کرے گی کہ ہم انگلستان کی جماعت سے پیچھے رہ جائیں اِس لئے اِس مد میں پاکستان کا چندہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن سے دو اڑھائی گنا زیادہ ہونا چاہیئے۔"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

سنگاپور میں تبلیغ اسلام کیلئے جماعت احمدیہ کی کامیاب مساعی

ملک کے عام حالات، جماعت احمدیہ کے قیام کی تاریخ، احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی

(مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی سابق مبلغ اسلام سنگاپور)

عام ملکی حالات

سنگاپور کا جزیرہ جنوب مشرقی ایشیا میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ پہلے یہ ملائیشیا کا ایک حصہ ہوتا تھا۔ ۱۹۶۵ء میں ملائیشیا سے علیحدہ ہو کر ایک مستقل ملک بن گیا۔ اس کی لمبائی تقریباً ۲۷ میل اور چوڑائی ۱۴ میل ہے۔ بین الاقوامی بندرگاہ کی حیثیت سے یہ جزیرہ بہت مشہور اور تجارت کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ملک کی آبادی تقریباً بیس لاکھ ہے جس میں تقریباً اسی فیصدی چینی ہیں باقی ملائی، یوریشین، عرب، ہندو، سکھ، پاکستانی اور ہندوستانی مسلمان وغیرہ ایشیائی اقوام ہیں۔ اکثر لوگ تجارت کرتے ہیں۔ عوام الناس کے اقتصادی حالات دیگر ایشیائی ممالک کی نسبت اچھے ہیں۔ اوسطاً ہر پانچ آدمی میں سے ایک آدمی کے پاس کار موجود ہے مگر لوگوں کی اخلاقی حالت بہت گری ہوئی ہے

چینیوں میں کنفیوشنسٹ، ٹاؤسٹ، بدھسٹ، عیسائی، تھیسٹ اور مسلمان وغیرہ موجود ہیں۔ یوریشین میں اکثر عیسائی لیکن بعض مسلمان بھی ہیں۔ ہندو اور سکھ قومیں ہیں جو اپنے مذہب پر قائم ہیں۔

ملائی قوم تقریباً سب مسلمان ہے ان میں اکثر شافعی مذہب کے پیرو ہیں۔ مگر آجکل بعض ملائی عیسائی بھی ہو گئے ہیں۔ ان اقوام کی مذہبی حالت یہ ہے۔

ایک طبقہ برائے نام کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے آباؤ اجداد اُس مذہب سے تعلق رکھتے تھے یا وہ خارجی دنیوی اثرات سے متأثر ہو کر کسی مذہب سے وابستہ ہو گئے ہیں۔

دوسرا طبقہ اُن لوگوں کا ہے جو اندھا دُھند تقلید کے باعث اپنے آبائی مذہب کو مانتے ہیں اور دوسرے مذہب کو تحقیق کے بغیر تعصب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مگر اکثر لوگ عملاً مادیت کے زیر اثر آکر دہریت اور اشتراکیت کا شکار ہو گئے ہیں۔ وہ دنیوی ترقی اور آرام کے لئے پوری جدوجہد کر رہے ہیں مگر روحانی اور اخلاقی حالت کو سدھارنے کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے

جماعت احمدیہ سنگاپور کی مختصر تاریخ

سنگاپور کا مشن ۱۹۳۵ء میں قائم ہوا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم کو قادیان سے سنگاپور بطور مبلغ بھجوایا۔ انہوں نے سالہا سال تک مسلسل محنت کر کے وہاں پر ایک مخلص جماعت قائم کی۔ مکرم مولوی امام الدین صاحب، مکرم مولوی عبدالحی صاحب، مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری بھی کچھ عرصہ مولانا غلام حسین ایاز صاحب سے مل کر کام کرتے رہے۔ ان کے علاوہ وہاں پر مکرم مولوی محمد صادق صاحب اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری بھی کافی لمبا عرصہ وہاں پر تبلیغی کام کرتے رہے ہیں۔ ان مبلغوں کے علم، اخلاق، نمونہ روحانیت اور ان کی متواتر قربانی اور کوشش کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ سنگاپور خدا کے فضل سے ترقی پذیر ہے اور اس جماعت کی ایک شاخ کوالالمپور ملائیشیا میں اب ایک مستقل جماعت کی صورت میں قائم ہے۔

یہاں پر جماعت کے قیام کے سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ محترم حکیم دین محمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں دوسری جنگ عظیم کے دنوں میں وہاں تشریف لے گئے تھے۔ انہوں نے اپنی دعاؤں اور کوششوں کے ساتھ جماعت کے قیام میں بڑی مدد فرمائی۔ خاص طور پر مسجد کی تعمیر اور اس کی زمین حاصل کرنے میں محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز کا ہاتھ بٹایا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

جماعت احمدیہ سنگاپور میں قوم اور نسل کے لحاظ سے ملائی، انڈونیشین، ہندوستانی، پاکستانی اور چینی سب شامل ہیں۔ اس جماعت کا ایک مشن ہاؤس، ایک مسجد اور لائبریری ہے۔ نئی مسجد بنانے کے لئے ایک وسیع پلاٹ موجود ہے۔ جماعت اب اس فکر میں ہے کہ کسی طرح ایک عظیم الشان مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہو جائیں۔

میں اپریل ۱۹۶۶ء میں مرکز ربوہ سے روانہ ہو کر سنگاپور بغرض تبلیغ گیا جہاں میں نے تقریباً تین ماہ محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق انچارج سنگاپور کے ساتھ کام کرنے کے بعد اُن سے جماعت اور مشن کا چارج لے لیا۔ اور پھر ستمبر ۱۹۶۹ء تک بطور مبلغ انچارج کام کیا۔ اور ۳۰ر ستمبر ۱۹۶۹ء کو وہاں سے روانہ ہو کر ملائیشیا چلا گیا وہاں بھی کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد اس سال مؤرخہ ۱۶ر فروری ۱۹۷۰ء کو مرکز میں واپس آیا ہوں۔ گویا سنگاپور میں قریباً ساڑھے تین سال رہا اور ملائیشیا میں ساڑھے چار ماہ۔ میں اختصار کے ساتھ ہر دو ملکوں میں تبلیغی کوششوں کے بارہ میں بعض ضروری باتیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) تین اخباروں میں میرے انٹرویوز شائع ہوئے۔

(۲) "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا چینی ترجمہ تقسیم کیا۔

(۳) چینی زبان میں "میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟" کی پانچ ہزار کاپیاں شائع کیں اور سنگاپور، ملائیشیا، فجی، سیلا اور انڈونیشیا میں مفت تقسیم کروائیں۔

(۴) قرآن مجید کے بعض درسی اسباق انگریزی، ملائی، چینی اور عربی زبان میں شائع کر کے تقسیم کروائے۔

(۵) چینی اخبارات میں میرے مضامین شائع ہوئے۔

(۶) میں نے چینی زبان میں ایک کتاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کی روشنی میں لکھی اور پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کی۔ اور سنگاپور اور ملائیشیا کے بڑے بڑے شہروں کے کتب خانوں میں رکھوائی جسے لوگ خرید کر فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

مرکز کا لٹریچر

سکولوں کالجوں اور لائبریریوں اور انگریزی جاننے والے چینیوں اور دیگر اقوام میں مرکز کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

محترم مولوی محمد صادق صاحب نے بھی ملائی زبان میں تین اہم کتابیں لکھی تھیں۔ ان کتابوں کو سنگاپور، ملائیشیا اور انڈونیشیا میں تقسیم کروایا۔

مذہبی لٹریچر کی اشاعت آسان کام نہیں ہے۔ ہمیں اس سلسلہ میں بعض مشکلات پیش آتی ہیں مثلاً:-

(۱) اخلاقی و روحانی اور مذہبی کتابوں میں لوگوں کی عدم دلچسپی۔

(۲) بہت سے چینی اپنی زبان میں لٹریچر پڑھنے کے قابل نہیں ہیں۔

(۳) عام لوگ مادیت کی طرف توجہ کرتے ہیں اور جس کتاب میں انہیں دنیاوی فائدہ نظر نہ آئے اسے غیر ضروری سمجھتے ہیں۔

ہمارے لٹریچر کا اثر

باوجود اس کے پھر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے لٹریچر کا اثر وسیع ہے نہ صرف یہ کہ تحقیق کرنے والے دوست ہماری کتابیں پڑھتے ہیں، بلکہ بعض دفعہ غیر از جماعت افراد بھی ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں مثلاً مکرم ابراہیم ما صاحب نے جو چینی مسلمانوں کے رہنما ہیں ایک دفعہ مجھے لکھا:-

"میں نے جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے بہت فائدہ اٹھایا

ہے اور بہت سے علوم حاصل کئے ہیں۔"

انہوں نے قیمتاً ہمارے انگریزی قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر طلب کی۔ ابراہیم ما صاحب ملائیشیا میں چینی لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ جو اسلام کے علوم وہ حاصل کرتے ہیں وہ آگے لوگوں کو پہنچا دیتے ہیں۔ مثلاً جب انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں تو انہوں نے اخبار میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے سلسلہ میں مضامین لکھنے شروع کر دیئے اور اپنی کتاب میں بھی اس کا ذکر کیا۔

ایک چینی پادری ابراہیم کو ان مسلمان ہو گیا۔ اس نے مجھ سے اسلامی لٹریچر طلب کیا۔ میں نے اس کو چینی اور انگریزی لٹریچر بھجوایا۔ اس پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ اس نے ایک دفعہ اس بات کا اظہار کیا کہ وہ ہمارے لٹریچر کا ترجمہ کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک چھوٹی سی کتاب "Why I believe in Islam" کا چینی اور انگریزی ترجمہ اُسے دیا گیا۔ اس نے اس کتاب کو پڑھ کر اپنے نام سے ایک چینی اور انگریزی اخبار "The life of Islam" میں شائع کروایا۔ ابراہیم ما صاحب نے اس کے اس مضمون پر بہت اچھا ریویو لکھا۔

سنگاپور کے ایک مشہور پادری مسٹر Rev Canon Y. Y. Huang نے Life Beyond Death کے عنوان پر کتاب لکھنی چاہی میں نے ان کو قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر مہیا کیا اور ان کو اسلامی تعلیم کے مطابق یوم القیامۃ کا مفہوم سمجھایا۔ پھر انہوں نے ان حوالجات کی روشنی میں اپنی کتاب Life Beyond Death میں یوم القیامۃ کے سلسلہ میں دیگر ادیان کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم بھی تحریر کی۔ اور بالآخر انہوں نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں اس سلسلہ میں اسلامی تعلیم کا خلاصہ تحریر کروں۔ چنانچہ ان کی کتاب Life Beyond Death جو شائع ہو کر میرے پاس آ گئی ہے اس میں انہوں نے اسلامی تعلیمات کے حوالجات مع میری تحریر کے درج کئے ہیں۔ نیز اس کتاب میں انہوں نے اسلام کی تاریخ کا بھی ذکر کیا۔ اشاعت سے قبل انہوں نے مجھے کتاب کا وہ حصہ جو اسلام سے تعلق رکھتا ہے دکھایا۔ میں نے اس میں بعض غلطیاں جو یورپین پادریوں کے اثر کے ماتحت تھیں درست کروائیں۔ سو یہ کتاب ایک رنگ میں ہمارا لٹریچر بن گئی ہے۔ جو نہ صرف اسلام کی تعلیم بیان کرتی ہے بلکہ مختلف ادیان کے موازنہ کا کام بھی دیتی ہے۔

وہاں پر بعض مسلمان غیروں کو اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے ہم سے لٹریچر حاصل کرتے مثلاً ایک پاکستانی ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری ہمیشہ ہمارے لٹریچر سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ ہم سے سکھوں کو تبلیغ کے لئے بھی لٹریچر طلب کرتے ہیں۔

ایک چینی مسلمان نے مجھے کہا کہ وہ سلسلہ کی کتاب طبع کروا کر لوگوں میں تقسیم کروانا چاہتے ہیں، جو منافع ہوگا وہ جماعت کو دیں گے مگر کتاب پر جماعت کا نام نہ ہو، ورنہ اشاعت زیادہ نہیں ہوگی۔ میں نے ان کو کہا ہم تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ہمیں پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔

میں نے اپنی کتاب Essence of Islam میں چینی انبیاءؑ اور علماء کے اقوال پر مشتمل ۱۹ صفحات کا ضمیمہ شامل کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ چینی انبیاء اور علماء بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی موجود ہے اور اس کی چار صفات ہیں اور پھر ان چار صفات کے ماتحت اور بہت سی صفات ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کر کے چار روحانی مقام پا سکتا ہے۔ یہ کتاب پانچ ہزار کی تعداد میں چینیوں میں شائع کی جا رہی ہے اور مفت تقسیم کے علاوہ چینیوں کا اہل علم طبقہ اسے خرید کر بھی پڑھ رہا ہے۔

چینیوں کو تبلیغ اسلام

سنگاپور اور ملائیشیا میں چینی آبادی کی کثرت ہے۔ وہاں پر کئی کالج فیلوز اور پروفیسر میرے دوست ہیں جن کی تعداد کم از کم تیس ہے اور وہ سب کے سب اچھے عہدوں پر فائز ہیں۔ انہیں مختلف ذریعہ سے تبلیغ کی جاتی رہی ہے۔

تبلیغ کے لئے لوگوں کا انتخاب کر کے ان سے انفرادی ملاقات کرنا اس وقت سب سے اہم ذریعہ تبلیغ ہے کیونکہ وہاں پر پبلک جلسے کرنا مشکل ہے۔ ذاتی ملاقات کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کا موقعہ میسر آ سکتا ہے۔ خصوصاً میرے لئے چینی زبان جاننے کی وجہ سے عام چینیوں سے رسمی طور پر ملنا تو آسان تھا مگر حق پہنچانے کی غرض سے ملاقات کرنے میں بعض مشکلات پیش آتی تھیں۔ مثلاً

(۱) وہاں پر عام طور پر چینی لوگ تاجر ہیں اور تجارت کے سلسلہ میں لوگوں سے بہت شوق سے ملتے ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ اپنا تمام وقت صرف کرنا بھی آسان سمجھتے ہیں مگر دینی گفتگو کے لئے وقت دینا ان کے لئے بہت مشکل ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا یہ وقت ضائع ہو رہا ہے۔ وہ صرف مہمان کے احترام کی خاطر مجبوراً یہ وقت دے رہے ہیں ورنہ اُن کا دل ہرگز ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

(۲) دنیاوی امور میں اُن سے گفتگو کرنا آسان ہے جس سے ہمارا اُن سے تعلق بڑھ جاتا ہے مگر جب کبھی دینی امور کے سلسلہ میں بات شروع ہو جائے تو ان کے بات کرنے کی دلچسپی جاتی رہتی ہے۔ خالص روحانی اور اخلاقی باتوں کی ضرورت وہ محسوس نہیں کرتے ہاں اگر ہم واضح طور پر یہ دعویٰ کریں کہ اسلام قبول کرنے سے انسان کے بڑا دولت مند اور بڑا امیر بن جانے کا امکان ہے تو پھر وہ ہم سے بڑی خوشی سے بات کریں گے۔ یہ نہ صرف عام چینیوں کی حالت ہے بلکہ وہاں کے تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کی اکثریت ایسی ہی ہے۔ وہ دراصل دہریہ اور مادہ پرست ہیں۔ اُن کی عملی زندگی میں دہریت کا زہر داخل ہو چکا ہے۔ اس لئے جب تک ہم ان کے اندر سے یہ زہریلا مادہ نہ نکالیں اور اُن کو خدا تعالیٰ کا وجود اور اسکی صفات نہ سمجھائیں اُس وقت تک اُن سے مذہبی بات کرنا بے سود ہے۔

میں نے خاص توجہ کے ساتھ وہاں کے چینی مسلمانوں کو حقیقی اسلام کی طرف بلانے کی کوشش کی۔ میں نے وہاں پہنچتے ہی چینی مسلمانوں سے رابطہ پیدا کیا۔ گو وہ لوگ اب تک ہماری جماعت میں شامل نہیں ہوئے مگر بعض چینی مسلمان ہم سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں اور ان میں سے بعض احمدیت کی تعلیم سے فائدہ بھی اُٹھاتے ہیں۔ مثلاً:-

(۱) سنگاپور میں تقریباً ۶۰ چینی مسلمان ہیں۔ میں نے اُن میں سے بعض سے ملاقات کر کے یہ تجویز پیش کی کہ چینی مسلمانوں کی ایک سوسائٹی بنانی چاہیئے۔ اس غرض کے لئے میں کافی عرصہ تک چینی مسلمانوں کو تلاش کرتا رہا۔ چنانچہ دس بارہ مسلمان مل گئے اور اُن سے اس سلسلہ میں ملاقات کرتا رہا۔ مگر وہ لوگ اسلام سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں اور اس سے دلچسپی نہیں رکھتے اور وہ اپنا وقت اور مال وغیرہ قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

(۲) ملائیشیا کی حکومت کی کوشش سے مسلمانوں کی عام بہبود کے لئے ایک سوسائٹی قائم ہے۔ اس سوسائٹی کے وائس پریذیڈنٹ حاجی ابراہیم ما ہیں جو وہاں کے چینی مسلمانوں کے رہنما ہیں۔ یہ سلسلہ کے لٹریچر سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور وفات مسیح کے قائل ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب میں ذکر بھی کیا ہے۔ انہوں نے بعض با اثر مسلمانوں کو نصیحت کی کہ وہ میرے ساتھ تعاون کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایک با اثر مسلمان کو لکھا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی تبلیغ کے لئے اچھا کام کر رہی ہے اور ہماری عمریں ۶۰ سال سے اُوپر ہو گئی ہیں مگر ہم نے اسلام کی کیا خدمت کی ہے؟ ہمیں جماعت احمدیہ کی تبلیغی کاموں میں مدد کرنی چاہیئے۔ انہوں نے مجھ سے انگریزی تفسیر قرآن مجید قیمتاً منگوائی اور مجھے کہا کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور انہوں نے مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں کوالالمپور (K.L.) آ کر ان کے پاس کچھ دن رہوں اور ان کو احمدیت کے سلسلہ میں بات کروں۔ (باقی)

سردار سلطان احمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب بی۔اے ودیارتھی ربوہ

سردار سلطان احمد صاحب (سابق سودن سنگھ) جو کچھ عرصہ سے مہمانخانہ حضرت مسیح موعودؑ میں رہائش پذیر تھے مورخہ ۱۶/۱۲/۶۹ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کبھی کبھی راقم الحروف کے پاس آکر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں دعا کے لئے چٹھی لکھوایا کرتے تھے۔ خاکسار کے دریافت کرنے پر وقتاً فوقتاً اپنی زندگی کے اور احمدیت قبول کرنے کے جو حالات بیان کئے وہ درج ذیل ہیں:۔

سردار صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ میری تاریخ پیدائش ۱۸۹۰ء کی ہے۔ میرا اصل مسکن ڈھریوالہ نزد قادیان ہے۔ باپ کا نام جواہر سنگھ تھا۔ سکھ ہونے کی صورت میں میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھتا رہا ہوں حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت سے تین سال تک مشرف ہوتا رہا۔

میٹرک پاس کرنے کے بعد گورداسپور امرتسر میں ملازم ہو گیا۔ مسلسل اٹھارہ سال تک بطور سٹور کیپر ملازمت کی میرا بہنوئی گوردوارہ کمیٹی کا عہدیدار تھا۔ میری بیوی نادل پاس تھی اور ڈھریوالہ میں پڑھایا کرتی تھی۔ میں چونکہ قادیان ہائی سکول میں پڑھا ہوا تھا اس لئے قادیان میں میرا آنا جانا تھا ایک دفعہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ سے ملاقات کی۔ اس وقت ہمارا ایک ہی بچہ تھا۔ میری بیوی بچہ سمیت حضرت اماں جان رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہاں تین دن تک رہی چوتھے دن میں نے ماٹی کاکو مرحومہ کے ذریعہ اپنی بیوی کو پیغام بھیجا کہ آؤ چلیں مگر اس نے کوئی جواب نہ بھیجا۔ پھر میں نے ماٹی کاکو صاحبہ کو ایک روپیہ بطور انعام دیا اور ان کے ذریعہ اپنی بیوی کو پھر پیغام بھیجا۔ اس نے کہلا بھیجا میں نہیں آؤں گی۔ میں نے جو نور پانا تھا پا لیا۔ تین چار بار بلایا مگر وہ نہ آئی۔ پھر میں اپنی ملازمت پر امرتسر چلا گیا۔ میں نے وہاں اپنے بہنوئی سے ذکر کیا کہ میری بیوی وہاں سے نہیں آتی۔ تو اس نے ہنس کر کہا کہ تو اب وہ نہ آئی"

اس کے بعد قادیان میں میں آتا جاتا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سردار محمد یوسف صاحب مرحوم ایڈیٹر نور کو ہدایت فرمائی کہ وہ مجھے اسلامی تعلیم سے آگاہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے تبلیغ شروع کر دی۔ میں نے خود بھی اسلامی کتب کا از سر نو مطالعہ کیا۔ اسلام کی صداقت مجھ پر واضح ہو گئی۔ سردار محمد یوسف صاحب مرحوم بیعت کے لئے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں لے گئے۔ میں نے ۱۹۲۷ء میں حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اسلام میں داخل ہو گیا۔

جوانی کی عمر تھی اور صحت بہت اچھی تھی قریباً تین من میرا وزن تھا۔ ہر وقت ہاتھ میں ایک لمبی اور وزنی لاٹھی رکھتا تھا۔ ایک دفعہ قادیان دینیاچھلؔ میں مخالفین کا جلسہ ہوا۔ ان کے بلائے ہوئے مقررین نے حضرت مسیح موعود پر اسلام کی شان میں بہت گستاخی کی۔ مجھ سے برداشت نہ ہو سکا۔ غصہ کی حالت میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور آپ کو گالیاں سن کر برداشت کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ مگر میں تو برداشت نہیں کر سکتا۔ میں ان سے ضرور بدلہ لوں گا۔ حضور ناراض ہوئے اور فرمایا میں اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ البتہ تمہارے لئے دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی صبر کی توفیق دے۔

ہم نے چھ صد روپیہ حضور کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کیا۔

راقم الحروف کے دریافت کرنے پر سردار سلطان احمد صاحب مرحوم نے بتایا کہ سردار سخزان سنگھ کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہ تھا۔ وہ ۲۵ء میں قادیان آیا تھا۔ جبکہ میں ۲۳ء میں احمدی ہو چکا تھا۔ میرے باپ سردار جواہر سنگھ نے دو مربعہ زمین مجھے دی ہوئی تھی مگر کاغذات میں میرے نام درج نہیں کرائی تھی۔ تین سال ہوئے میرا باپ فوت ہو چکا ہے۔ میرا چھوٹا بھائی سردار گوزبچن سنگھ بی اے گورداسپور میں ایچ۔ وی۔ سی ہے۔

۱۹۴۷ء میں جبکہ فرقہ وارانہ فسادات زوروں پر تھے۔ اپنے گاؤں کے سکھوں کے تیور بدلے ہوئے دیکھ کر میں اپنے چار بیٹوں چار بہوؤں اور پوتوں پوتیوں کے ساتھ اپنے گھر ڈھریوالہ سے نکل کر قادیان کی طرف چل پڑا۔ نہر تتلہ والی پار کر کے مجھے پاخانہ کی حاجت ہوئی۔ میں ایک طرف ہو گیا۔ اتنے میں سکھوں کا ایک جتھہ نمودار ہوا۔ اور اس نے میرے بال بچوں پر حملہ کر دیا۔ میرے چار بیٹے اور چار پوتے اتنے جوان تھے کہ آج تک ان جیسا جوان مجھے کوئی نظر نہیں آیا۔ انہوں نے عورتوں اور بچوں کو علیحدہ کر کے جتھہ کا جوانمردی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ کئی سکھ ہلاک کئے۔ مگر چونکہ وہ مقابلہ میں بہت زیادہ تھے۔ میرے چاروں جوان بیٹے چار جوان پوتے دس پوتے پوتیاں کل اٹھارہ افراد میرے خاندان کے وہاں شہید ہو گئے۔ میں بدقسمت بچ گیا۔ قادیان پہنچا۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) ان دنوں قافلوں کے انچارج تھے۔ انہوں نے مجھے لاہور بھجوا دیا۔ میں صدمہ کی وجہ سے پاگل ہو گیا تھا۔ منٹل ہسپتال میں میرا علاج ہوتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد مجھے صحت ہو گئی پھر میں ربوہ آ گیا۔ اب یہاں مہمانخانہ حضرت مسیح موعودؑ میں مقیم ہوں

مرحوم ایک عرصہ سے شدید قسم کی اعصابی مرض میں مبتلا تھے۔ تکلیف روز بروز بڑھتی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ان کی خدمت کے لئے ایک خادم رحیم بخش صاحب کو مقرر کیا ہوا تھا۔ جنہوں نے بڑی خدمت کی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

جب تک ٹانگوں میں چلنے پھرنے کی کچھ طاقت رہی ہفتہ عشرہ کے بعد بمشکل تمام چل کر راقم الحروف کے پاس آ جاتے اور حضور کی خدمت میں دعا کے لئے چٹھی لکھواتے اور بڑی دعائیں دیتے تھے۔ حضور کی بھی بڑی نظر شفقت ان پر تھی

بیماری کا زور بڑھتا چلا گیا۔ چلنے پھرنے سے بالکل معذور ہو گئے اور آخر مورخہ ۱۶/۱۲/۶۹ کو مہمانخانہ میں وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اللھم آمین

درخواستِ دعا

میری اہلیہ صاحبہ کا یونائیٹڈ کرسچن ہسپتال لاہور میں مورخہ ۹/۱۲ کو اپینڈے سائٹس کا اپریشن ہوا تھا۔ ذیابیطس کی وجہ سے زخم مندمل نہیں ہو رہا۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے دردِ دل سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

عبدالحمید خان شوق اچھرہ لاہور

۲۔ عزیزہ مسوداحمد سی۔ ڈی۔ اے میڈیکل سنٹر اسلام آباد قریباً ایک ہفتہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام سے عزیزہ موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شریف احمد راولپنڈی)

۳۔ میاں مراد علی صاحب اور ان کی اہلیہ فاطمہ بی بی صاحبہ دونوں بخار سے بیمار ہیں اور دونوں افراد گھر کے ہیں احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(سیکرٹری دفتر معلومات الفضل)

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں کثرت سے شمولیت فرماویں

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

فہرست عطیہ دہندگان صدقہ برائے علاج نادار مریضاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶/۷/۷۰ تا ۱۵/۹/۷۰

احباب تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

بوجہ طوالت دس روپیہ سے کم عطیات کی فہرست اخبار میں شائع نہیں کی جا رہی۔ لیکن دوست ان احباب کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جنہوں نے دس روپیہ سے کم رقوم عطیہ بھجوائی ہیں۔

(ڈاکٹر منور احمد)

۱۔ امۃ الباری نعیم صاحبہ المنیر کراچی ۵۰ — ۰۰
۲۔ بیگم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب احمدی پارس کالونی کراچی ۲۵ — ۰۰
۳۔ رشیدہ بیگم صاحبہ والدہ طاہر محمود صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ ۱۰ — ۰۰
۴۔ ناصرہ تبسم صاحبہ نسبت روڈ کوئٹہ ۵۰ — ۰۰
۵۔ شاہنواز لمیٹڈ کراچی نمبر ۲ ۵۰ — ۰۰
۶۔ بیگم کرامت اللہ صاحب کراچی نمبر ۴ ۱۰ — ۰۰
۷۔ سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحبہ لطیف آباد حیدرآباد ۹۶ — ۰۰
۸۔ ایس ایم عبداللہ صاحب اگورا ورکس وزیر آباد ۱۰ — ۰۰
۹۔ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ایم آر سی پی ۱۰ — ۰۰
۱۰۔ چوہدری محمد الدین صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ ۱۰ — ۰۰
۱۱۔ امۃ الحکیم چوہدری صاحبزادہ حفیظ احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ ۲۰ — ۰۰
۱۲۔ بیگم ڈاکٹر معراج دین صاحب اندرون بھاٹی گیٹ لاہور ۲۵ — ۰۰
۱۳۔ نعیمہ صاحبہ بنت چوہدری فیض احمد صاحب کوٹ کریم بخش ضلع سیالکوٹ ۱۰ — ۰۰
۱۴۔ شادی خاں صاحب چک ۱۱۳/۱۲ ۔ ضلع ساہیوال ۱۵ — ۰۰
۱۵۔ حضرت نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ ۱۰ — ۰۰
۱۶۔ حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ ۱۰ — ۰۰
۱۷۔ مسز شمیم لطیف صاحبہ لائن ونگ کمانڈر ایس ایم لطیف صاحب پی اے ایف پشاور ۲۵ — ۰۰
۱۸۔ چوہدری بشیر احمد صاحب جوہ چک ۳۰/۱۱ ضلع ساہیوال ۱۰ — ۰۰
۱۹۔ مرزا محمد اسلم صاحب ریلوے کالونی جہلم ۱۰۰ — ۰۰
۲۰۔ بیگم چوہدری صاحب نے مال سیالکوٹ ۱۰ — ۰۰
۲۱۔ نجاحمد صاحب چوہدری ماڈل موٹرز کراچی ۵۰ — ۰۰
۲۲۔ قدوس صاحب فاطمہ جناح میڈیکل کالج ہوسٹل لاہور ۷۰ — ۰۰
۲۳۔ علی اکبر صاحب بلوچی نوشہرہ ۲۰ — ۰۰
۲۴۔ محمد بخش صاحب ایم اے رحمان پورہ اچھرہ ۱۰ — ۰۰
۲۵۔ بشریٰ محمود صاحبہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ ۱۰ — ۰۰
۲۶۔ فرخندہ اختر صاحبہ ہیرآباد حیدرآباد ۵۶ — ۰۰
۲۷۔ کرنل محمود الحسن صاحب ۳۳ ایچ راولپنڈی ۱۰۰ — ۰۰
۲۸۔ مسز ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بنوں ۱۰ — ۰۰
۲۹۔ فاطمہ محمد شریف صاحب حبیب رحمت اللہ روڈ کراچی ۱۰ — ۰۰
۳۰۔ عبدالمنان صاحب طاہر لیفٹیننٹ محکمہ جنگلات ضلع مظفر گڑھ ۱۰ — ۰۰
۳۱۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ورائچ گوجرانوالہ ۱۰ — ۰۰
۳۲۔ حکیم علی احمد صاحب سیکرٹری مال بہادر پور ضلع شیخوپورہ ۱۲ — ۰۰
۳۳۔ ڈاکٹر ظہور احمد صاحب مظفر گڑھ ۱۰ — ۰۰
۳۴۔ حکیم شمیم حسین صاحب جماعت احمدیہ وزیر آباد ۳۰ — ۰۰
۳۵۔ اخوند فیاض احمد صاحب محمد نگر لاہور ۱۰ — ۰۰
۳۶۔ مرزا خلیل احمد صاحب شیزان فیکٹری سمن آباد لاہور ۴۰ — ۰۰
۳۷۔ چوہدری عابد علی صاحب بٹوپرانی انارکلی لاہور ۱۳ — ۰۰
۳۸۔ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ محمد طفیل صاحب پلیٹز کالونی لائلپور ۱۰ — ۰۰
۳۹۔ مبارک احمد صاحب مصری شاہ لاہور ۲۰ — ۰۰
۴۰۔ عبدالحمید صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ۱۶ — ۰۰
۴۱۔ حاجی حمید اللہ صاحب لائلپور ۱۰۰ — ۰۰
۴۲۔ فائزہ شریف صاحبہ بنت حاجی شریف اللہ صاحب لائلپور ۱۰ — ۰۰
۴۳۔ سید محمود احمد شاہ صاحب " ۱۰ — ۰۰
۴۴۔ وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ ۱۰۰ — ۰۰
۴۵۔ ملک منور احمد صاحب جاوید گنج مغلپورہ لاہور ۲۰ — ۰۰
۴۶۔ امینہ بیگم صاحبہ کراچی ۱۰ — ۰۰
۴۷۔ طاہرہ ناصر شاہ صاحبہ " ۱۰ — ۰۰
۴۸۔ شمیم آرا صاحبہ " ۱۰ — ۰۰
۴۹۔ وسیم بیگم احمد شبوتی صاحب " ۱۰ — ۰۰
۵۰۔ فقیر محمد صاحب سٹور کیپر سرگودھا ۱۰ — ۰۰

(باقی)

حب مقوی اعصاب

اعصاب کو طاقت دیتی ہیں۔ فالج۔ لقوہ کسی اعضاء کا کمزور ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں سُن ہو جانا۔ جسمانی اعصابی درد جوڑوں کی دردوں میں اکسیر ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہیں اور سوء ہضم کی وجہ سے اختلاج قلب میں مفید ہیں۔ قیمت بیالیس گولیاں چار روپے۔ فہرست ادویہ خط لکھ کر طلب فرمائیں۔

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

ناظمین اطفال سے خصوصی اپیل

اس سے قبل بھی متعدد بار سرکلرز اور اعلانات کے ذریعہ یہ توجہ دلائی جاتی رہی ہے کہ اب سو فیصد اطفال کو سترہ آیات حفظ کروا دینی چاہئیں۔ اب جبکہ آئندہ ماہ ربوہ کی مقدس سرزمین میں اطفال کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ غالب خیال ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ناظمین اور اطفال سے اسبارہ میں جواب طلبی فرمائیں گے۔

خاکسار اس اعلان کے ذریعہ جملہ ناظمین اطفال سے ملتمس ہے کہ اجتماع پر تشریف لانے سے قبل اپنی مجالس کے سو فی صدی اطفال کو سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کروا دیں۔ اور مرکز کو اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں تا اجتماع کے موقعہ پر آپ کی مجلس اور مرکز کو بھی کسی قسم کی شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(نائب سیکرٹری تربیت شعبہ اطفال مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ محترمہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بوجہ پیرانہ سالی علاوہ کمزور ہونے کے اکثر علیل رہتی ہیں۔ میں احباب کرام کی خدمت میں ملتجی ہوں کہ وہ میری والدہ محترمہ کی درازی عمر نیز صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

منور احمد ملتان

۲۔ میرا اکلوتا بچہ ۳ دن سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہے۔ بچہ کی صحت کاملہ عاجلہ اور بخار کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر الدین احمد جنجوعہ مڈھ رانجھا۔ ضلع سرگودھا)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے سلسلہ میں زعماء کرام کی ذمہ داریاں

ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طوعی تنظیموں کے گزشتہ کئی اجتماعوں میں اس امر کا اظہار فرمایا ہے کہ مجالس کی ان اجتماعوں میں پوری نمائندگی نہیں ہوتی۔ لہٰذا زعماء کرام کی خدمت میں استدعا ہے کہ وہ اس دفعہ کوشش فرمائیں کہ کوئی مجلس بھی ایسی نہ رہے جس کی اجتماع میں نمائندگی نہ ہو بلکہ زیادہ سے زیادہ احباب کو شمولیت کی تحریک فرمائیں کیونکہ کسی حقیقی احمدی کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ صحیح معنوں میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ادا کرنے کے لئے براہ راست حضور اقدس سے فیض حاصل کرے

(قائد عمومی)

قرارداد تعزیت

مورخہ ۱۱ تبوک ۱۳۴۹ھش / ستمبر ۱۹۷۰ء بعد نماز جمعہ مجلس انصار اللہ بہاول نگر کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت خاکسار (زعیم) ہوا جس میں متفقہ طور پر ایک قرارداد تعزیت بر وفات محترم بھائی شیخ فیروز الدین صاحب پاس کی گئی۔ مرحوم ۳/۴ تبوک / ستمبر کی درمیانی رات بوقت ۹ بجے شام اپنے گھر بہاول نگر میں چند دن کی علالت کے بعد بعمر ۷۵ سال فوت ہوئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ قرارداد میں مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کیا گیا مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت مخلص فرد تھے۔ نیک فطرت شریف الطبع اور کم گو ملنسار خوش اخلاق اور دیگر بہت سی خوبیوں کے مالک تھے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماوے اور اپنے قرب میں و جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور پسماندگان کو اس عظیم صدمہ کی برداشت اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں اور ایک بیوہ اپنی یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے صرف ایک لڑکا غیر شادی شدہ ہے باقی سب اولاد بفضل اللہ تعالیٰ شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں

(غلام نبی زعیم مجلس انصار اللہ بہاول نگر)

توسیع اشاعت الفضل کے لئے دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو توسیع اشاعت "الفضل" کے سلسلہ میں علاوہ بعض دیگر مقامات کے خاص طور پر ذیل کے مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے۔

ملتان۔ بہاول پور۔ بہاول نگر۔ رحیم یار خاں۔ سکھر۔ روہڑی۔ شکارپور۔ جیکب آباد۔ خیرپور میرس نواب شاہ۔ حیدر آباد۔ ضلع تھرپارکر۔

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت اخبار "الفضل" کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح وارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے امراء صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران اور مربیان سلسلہ نمائندہ "الفضل" سے کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

اگرچہ اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کو بیماری سے بہت حد تک افاقہ ہے اور خاکسار دفتر میں کام پر حاضر ہو گیا ہے۔ تاہم ابھی دوستوں کی مخلصانہ دعاؤں کا سخت محتاج ہوں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا بخشے اور بیش از بیش خدمات دینیہ کے سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار صوفی خدا بخش زیروی نائب ناظم مال وقف جدید

اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ

تمام مجالس اطفال الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ماہوار کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے مرکز میں ارسال کریں۔ دیہاتی مجالس کی سہولت کے لئے ایک مختصر رپورٹ فارم تیار کرا دیا ہے یہ فارم مرکز سے طلب کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

چار نکاتی فارمولا مسترد

بیروت ۲۴ ستمبر۔ عرب چھاپہ ماروں نے اردن میں جنگ بندی ختم کرنے کے لئے شاہ حسین کا چار نکاتی فارمولا مسترد کر دیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ وہ شاہ حسین کی حکومت کے خاتمہ تک جنگ جاری رکھیں گے۔ ریڈیو بغداد سے چھاپہ ماروں کی مرکزی کمیٹی کا ایک بیان نشر ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ چھاپہ مار اردن کی موجودہ حکومت سے مصالحت نہیں کریں گے اور وہ آخر دم تک جنگ جاری رکھیں گے۔

عمان ملبہ کا ڈھیر بن گیا

رائٹر کے نامہ نگار پیٹرک میسی نے عمان سے اطلاع دی ہے کہ اردن کا یہ دارالحکومت اب ملبہ کا ڈھیر نظر آتا ہے اور اس میں ہر طرف موت اور کرب کی حکمرانی ہے۔ شہر کے بازاروں میں جا بجا ملبہ کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور ان ڈھیروں کے نیچے رائفل مشین گنوں اور توپوں کے گولے پھٹتے رہتے ہیں اور گھن گرج سنائی دیتی رہتی ہے۔ رائٹر کے نامہ نگار آج صبح ہی عمان سے بیروت پہنچے ہیں۔ انہوں نے مزید لکھا ہے کہ شاہ حسین کی طرف سے جنگ بندی کے احکام اور اس دعوے کے باوجود کہ شہر پر سرکاری فوج کا قبضہ ہے ہر طرف گولیاں چلتی سنائی دے رہی ہیں۔ شاہ حسین کی فوج چھاپہ ماروں کے خلاف رائفل سے لے کر توپ تک استعمال کر رہی ہے۔ مگر شہر کے بعض اہم اور بڑے علاقوں پر اب بھی فدائین کا قبضہ ہے۔ چھاپہ ماروں کے حوصلے بلند ہیں۔ وہ جنگ سے تھکے نہیں اور ان کے پاس گولہ بارود کی بھی کمی معلوم نہیں ہوتی۔ شہر میں گھومنے پھرنے والے چھاپہ مار اپنے سر پر اطفال سے ڈھانپے رہتے ہیں تاکہ شہر میں پھیلنے والی بدبو سے بچے رہیں جو لاشوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ بہت سی لاشیں کھلی سڑ رہی ہیں۔ گلیوں اور بازاروں میں بہت سے زخمی بھی پڑے ہوئے ہیں۔ جو مدد کے لئے پکارتے رہتے ہیں۔ نامہ نگار کا کہنا ہے کہ عمان

اردن سلامتی کونسل کا اجلاس بلانے پر زور نہیں دے رہا

نیویارک ۲۴ ستمبر۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ اردن کے نمائندے محمد الفرح نے اردن کے بحران پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس بلانے کا جو مطالبہ کیا تھا۔ چار بڑی طاقتوں اور بعض عرب ممالک کے دباؤ کے پیش نظر وہ اس مطالبے پر زور نہیں دے رہا۔ محمد الفرح نے یہ خبر موصول ہونے کے بعد کونسل کا اجلاس بلایا تھا کہ شام کی فوج اردن میں داخل ہو گئی ہے۔

لیلیٰ خالد کو اسرائیل کے حوالے نہیں کیا جائے گا

لندن ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت لیلیٰ خالد کو اسرائیل کے حوالے کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ لیلیٰ خالد کے مسئلے پر فی الحال غور و خوض ملتوی کر دیا گیا ہے۔

عراقی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم

بیروت ۲۴ ستمبر۔ عراق نے اردن میں تعینات اپنی بارہ ہزار فوجوں کو فلسطینی چھاپہ ماروں کی امداد کے لئے تیار رہنے کا حکم دیدیا ہے۔ واضح رہے کہ چھاپہ مار گذشتہ کئی دن سے عراقی حکومت سے اپیل کر رہے تھے کہ وہ اپنی فوج کو چھاپہ ماروں کا ساتھ دینے کا حکم دے دے۔ لیکن ابھی تک عراقی فوجیں حرکت میں نہیں آئی تھیں۔ بیروت کی ایک اطلاع کے مطابق بغداد ریڈیو سے حکمران بعث پارٹی کے ارکان کے نام اپیل نشر کی گئی ہے۔ اردن کے میدان جنگ میں چھاپہ ماروں کی حمایت کے لئے مداخلت کے لئے تیار رہیں۔

نشریہ میں کہا گیا ہے کہ عراقی بعث پارٹی اپنے ارکان سے اپیل کرتی ہے کہ وہ فلسطینیوں کی سنٹرل کمیٹی کو اپنا خدا مانتے پیش کرنے کے لئے تیار رہیں۔

---

۲ میں ہلاک یا زخمی ہونے والوں کی تعداد کا صحیح اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ تاہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ شہر میں پندرہ ہزار افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

زد جام عشق

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ترتیب دیا ہوا نسخہ قیمت ساٹھ گولی بیس روپے
جو اعصاب اور پٹھوں کے لئے لاجواب ہے نیز مردانہ طاقت میں بے مثال ہے

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

اسلام ایک زندہ خدا پیش کرتا ہے جو ہر زمانہ میں چمکتے ہوئے نشانات ظاہر کرتا ہے

اگر تم اس سے تعلق پیدا کر لو گے تو تم اپنی روحانی آنکھوں سے خدا کو دیکھ لو گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورہ النمل کی آیات ۹۲ تا ۹۴ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"حقیقی اسلام کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کی روح ہمارے اندر اس طرح رچی ہوئی ہو کہ اس کی مرضی اور منشاء کے خلاف کوئی ایک قدم اٹھانا بھی ہمارے لئے ناممکن ہو تا کہ ہم محض نام کے اعتبار سے ہی مسلمان نہ کہلائیں بلکہ ہمارا عمل اور ہمارا کردار بھی اس بات کی گواہی دے کہ فی الواقع ہم اِس نام کے مستحق ہیں اور ہمارا اُٹھنا اور ہمارا بیٹھنا اور ہمارا چلنا اور ہمارا پھرنا غرض ہماری ہر حرکت اور ہمارا ہر سکون اِس نام کے شایانِ شان ہو۔

پھر فرماتا ہے وَ اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں سب لوگوں کو قرآن کریم پڑھ کر سناؤں اور انہیں اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کروں۔ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَا اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ اس کے نتیجہ میں جو شخص ہدایت پائے گا اس کا فائدہ اُسی کو پہنچے گا اور اگر وہ گمراہ ہو جائے تو مجھے یہ کہنے کا حکم ہے کہ میں کسی پر جبر نہیں کروں گا صرف خدا کا پیغام پہنچاؤں گا آگے ہر شخص آزاد ہے وہ چاہے تو مان لے اور چاہے تو انکار کر دے۔

آخر میں فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کہنے کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے یعنی اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے وہ ایک زندہ اور طاقت ور خدا ہے اسنے آدمؑ کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے اور نوحؑ کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے اور ابراہیمؑ کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے اور موسیٰؑ کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے اور داؤدؑ اور سلیمانؑ اور صالحؑ اور لوطؑ کے زمانے میں بھی اپنے نشانات دکھائے اور عیسیٰؑ کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو اُن کی تائید میں بھی وہ اپنے نشانات دکھاتا رہا اور پھر جب مسلمانوں پر تنزل کا دَور آیا تو اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے اُس نے مسیح موعودؑ کو مبعوث فرما کر پھر اپنی قدرت اور جلال کے تازہ نشانات دکھانے شروع کر دیئے۔ پس تمام تعریفوں کی مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس نے ہر زمانہ میں اپنی زندگی کا ثبوت دیا۔ اور ہر زمانہ میں نشانات کے ذریعہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھایا۔ اگر وہ صرف آدمؑ یا نوحؑ یا ابراہیمؑ یا موسیٰؑ یا داؤدؑ یا سلیمانؑ یا عیسیٰؑ کے زمانہ تک اپنی قدرت نمائی کو ختم کر دیتا تو ہم یہ کس طرح کہہ سکتے تھے کہ الحمد للہ! ہمارا الحمد للہ کہنا اُسی صورت میں درست ہو سکتا ہے جبکہ ہم خود بھی اپنی ذات میں خدا تعالیٰ کے چمکتے ہوئے نشانات دیکھیں اور ہر زمانہ میں اس کی قدرتوں کا ظہور ہوتا چلا جائے۔ پس فرمایا تُو دنیا کو سُنا دے کہ اسلام ایک زندہ خدا پیش کرتا ہے۔ اگر تم اس سے تعلق پیدا کر لو گے تو وہ تمہیں ایسے نشانات دکھائیگا جس کے نتیجہ میں تم اپنی روحانی آنکھوں سے خدا تعالیٰ کو دیکھ لو گے۔ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے غافل نہیں وہ جانتا ہے کہ تم اندھیروں میں پڑے ہو اور رسموں میں جکڑے ہوئے ہو۔ پس وہ تمہیں آزاد کرنے کے لئے خود آسمان سے اُترے گا اور ایسے نشانات دکھائیگا جو تمہارے سامنے خدا تعالیٰ کے وجود کو لا کر کھڑا کر دیں گے"۔

(تفسیر کبیر سورہ النمل صفحہ ۱۴۷، ۱۴۸)

اردن پر اردن کے توپخانہ کا شدید حملہ شامی فوجیں سرحد کی طرف پسپا ہو رہی ہیں

ریڈ کراس کی طرف سے لاشیں اور زخمیوں کو نکالنے کیلئے ۲۴ گھنٹہ کی جنگ بندی کی اپیل

عمان ۲۵ ستمبر۔ اردن کے فوجی گورنر فیلڈ مارشل مجالی نے اعلان کیا ہے کہ شام کی فوجیں میدانِ جنگ سے فرار ہو کر اب ویرا اور نصیب کی طرف بھاگ رہی ہیں۔ یہ دونوں علاقے رمثہ کے مشرق میں شام کی سرحد پر واقع ہیں۔ مارشل مجالی کے مطابق اردنی فوجوں کے مقابلے میں انہیں بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ دریں اثنا کل الفتح کے دفتر بیروت نے اطلاع میں بتایا ہے کہ اردن کی فوج نے توپ خانہ سے اربد پر گولہ باری شروع کر دی ہے اور اردن کی فضائیہ بھی اپنی فوج کی مدد کر رہی ہے۔ اربد کا شہر چھاپہ ماروں کا مضبوط مرکز ہے۔ کل رات اردنی فوج کی گولہ باری اور فضائیہ کی بمباری کی تاب نہ لاتے ہوئے شامی فوج اربد کے جنوب میں چھ میل دُور پسپا ہو گئی تھی۔ بعد کی غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ اربد پر اردن کی فوجیں مکمل طور پر قابض ہو گئی ہیں۔

کل رات گئے فیلڈ مارشل مجالی نے اعلان کیا تھا کہ شام کی فوجیں اردن کی سرزمین سے واپس چلی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شامی فوجوں نے اربد اور رمثہ کے شہر خالی کر دیئے ہیں شامی فوجیں اردن کے جوابی حملہ کی تاب نہ لا کر پسپا ہوئی ہیں۔ عمان سے مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ دارالحکومت کی سڑکوں پر اب بھی فائرنگ ہو رہی ہے جسکی وجہ سے ہلاک ہونے والے افراد کی لاشیں اٹھانے اور زخمیوں کو طبی امداد تک پہنچانے کا کام معطل ہو گیا ہے۔ عالمی ریڈ کراس نے اردن کی حکومت اور چھاپہ ماروں سے اپیل کی ہے کہ عمان کی سڑکوں سے اور گولہ باری سے تباہ شدہ عمارتوں کے ملبہ سے لاشیں نکالنے اور زخمیوں کو اٹھانے کا موقع دینے کے لئے کم از کم ۲۴ گھنٹہ کے لئے جنگ بند کر دی جائے۔ بی بی سی کی اطلاع کے مطابق چھاپہ ماروں اور اردن کے فوجی گورنر فیلڈ مارشل مجالی دونوں نے یہ اپیل منظور کر لی ہے لیکن بعد کی اطلاعات کے مطابق جنگ بندی کی اس اپیل پر عمل نہیں ہو سکا اور عمان کے مختلف علاقوں میں فائرنگ جاری ہے۔

عرب رہنماؤں کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکیں

قاہرہ ۲۵ ستمبر۔ اردن کی خانہ جنگی بند کرانے کے لئے عرب رہنماؤں کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکی ہیں کیونکہ چار افراد پر مشتمل جو امن مشن سوڈان کے صدر جنرل نمیری کی صدارت میں شاہ حسین اور چھاپہ ماروں سے بات چیت کرنے عمان گیا تھا وہ ناکام واپس آ گیا ہے۔ امن مشن نے شاہ حسین اور چھاپہ ماروں کے چار نمائندوں سے بات چیت کر کے جو سمجھوتہ کیا تھا چھاپہ ماروں کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات نے اس کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ جن چھاپہ ماروں نے یہ سمجھوتہ کیا ہے انہیں اس کا اختیار حاصل نہیں تھا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جنرل نمیری نے سمجھوتہ کی بات چیت یاسر عرفات کے چار قریبی رفقاء سے کی تھی جس میں ان کے نائب مسٹر ابو عیاض بھی شامل ہیں۔

اردن کی فوجی حکومت کے وزیر اعظم مستعفی ہو گئے

عمان ۲۵ ستمبر۔ اردن کی فوجی حکومت کے وزیر اعظم بریگیڈیئر داؤد جو عرب سربراہ کے مذاکرات میں شرکت کے لئے قاہرہ گئے ہوئے تھے وہاں کل اپنے ہوٹل سے اچانک غائب ہو گئے۔ ہوٹل کے جس کمرہ میں وہ ٹھہرے ہوئے تھے اس میں سے ایک خط ملا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں وزارتِ عظمیٰ کے عہدہ سے مستعفی ہو رہا ہوں۔ میں اس طرح اردن میں قومی حکومت کے قیام کا ایک موقع فراہم کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ اب وہ عرب سربراہوں کے اجلاس میں بھی شریک نہیں ہوں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴